عروج وزوال کی داستان

ترکی۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر مصطفیٰ کمال تک

حافظ شریف اللہ شاہد۔ فیروز وٹواں

پچھلے دنوں ترکی کے صدر سلیمان ڈیمرل کا یہ حکم نامہ اخبارات کی زینت بنا جس میں اس عورت کو جو کہ ترکی کی رکن پارلیمنٹ تھی اس کی نہ صرف رکنیت پارلیمنٹ ختم کی بلکہ اس کی شہریت بھی ختم کر دی اور اس کا جرم یہ ہے کہ وہ دوران اجلاس اسلام کے مطابق سر پر سکارف اوڑھتی تھی۔ اگرچہ صدر نے بہانہ امریکی شہریت کا کیا ہے لیکن پس منظر میں یہی کچھ دکھائی دیتا ہے۔ صدر کے اس حکم نامے کو پڑھ کر میرا ذہن اس عہد زریں کی طرف لوٹ گیا جب ترکی پوری دنیا کے مسلمانوں کی عزت و آبرو کا نگہبان تھا۔ وہاں کا خلیفہ عالم اسلام کا محافظ سمجھا جاتا تھا پھر میری نگاہ تاریخ کے ان پھٹے پرانے اوراق پر جا اٹکی جب سلطان محمد فاتح ترکی سے نکل کر قسطنطنیہ کو فتح کر رہا تھا۔ ایک طرف میری نظر میں ترکی کی موجودہ فوج تھی جو کہ مصطفیٰ کمال کی تربیت یافتہ ہونے کی وجہ سے اسلام کی حفاظت تو کجا مذہب اسلام کے نام سے ہی نفرت کرتی ہے تو دوسری جانب اسی ترکی کی وہ عظیم الشان فوج جو کہ اٹلی' صقلیہ' روم اور یورپ کے متحدہ لشکر کو شکست فاش دیتے ہوئے نظر آتی ہے۔ کبھی سلطان بایزید یلدرم کا وہ بہترین معرکہ یاد آ جاتا ہے۔ جب یورپ نے اسلام کے اس سیل رواں سے یورپ کو بچانے کی پوری جدوجہد کی۔ پورا یورپ ہر قسم کے جنگی ساز و سامان' لاکھوں نائٹوں اور جنگجوؤں کو لے کر ترکی کے خلاف آیا تو پھر ترکی کے بے سرو سامان مجاہدوں نے اس متحدہ لشکر کو شکست فاش دی۔ بعد میں جب یورپ کے پچیس کے قریب شہزادے اور سردار قیدیوں کی صورت میں سلطان کے سامنے لائے گئے تو سلطان نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

> **امریکہ اور یورپ جانتے ہیں کہ ترکی میں اسلامی بیداری کے اثرات سے لندن اور واشنگٹن بھی محفوظ نہ رہ سکیں گے**

"عیسائی سردارو اور شہزادو! میں تم کو رہا کرتا ہوں اور یہ وعدہ نہیں لیتا کہ میرے خلاف جنگ نہ کرنا بلکہ تم کو تاکید کرتا ہوں کہ پہلے سے زیادہ تیاری کرنا جتنی قوت ہو سکے جمع کرنا اب تم کو یہاں آنے کی زحمت نہیں کرنا پڑے گی میں عنقریب یورپ کو فتح کرنے کے لئے پہنچ رہا ہوں۔"

قارئین! حقیقت حال یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ نے ترکی سے اپنی تمام ہزیمتوں کا بدلہ لیا اور مصطفیٰ کمال (جو کہ درحقیقت انگریز کا پروردہ ایجنٹ تھا) کو اس استعمال کیا اور ترکی کی افواج میں سیکولر ازم کو رائج کیا۔ افواج ترکیہ کی مذہبی حمیت کو ختم کیا۔ پردہ کی پابندی کو ختم کیا۔ عربی رسم الخط کو ختم کرکے رومن رسم الخط رائج کیا اور اپنی سی پوری کوشش کی کہ ترکی ایک یورپی ملک کے طور پر ابھرے مگر اہل یورپ بھی یہود و نصاریٰ ہیں۔ جن کا شروع سے ہی وطیرہ رہا ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو اسلام کی شاندار روایات سے دلبرداشتہ کیا جائے۔ مسلمان جتنے بھی ماڈرن بنیں یہود و نصاریٰ کی جتنی بھی مشابہت اختیار کریں وہ کبھی بھی ان کو تسلیم نہیں کریں گے۔ جب تک کہ وہ اپنا نام مسلمان بھی تبدیل نہیں کر لیتے۔ اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

و لن ترضی عنک الیهود و لا النصاری حتی تتبع ملتهم۔

ترجمہ :۔ یہود و نصاریٰ تم پر کبھی بھی راضی نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ تم یہودیت یا عیسائیت اختیار کر لو۔

ترکی کی موجودہ حالت کو دیکھا جائے تو وہاں کے عام مسلمان عظمت رفتہ کی طرف پلٹ رہے ہیں اور اسلام کی غیرت و حمیت ان میں پھر بیدار ہو رہی ہے۔ جیسا کہ پچھلے عام انتخابات میں اسلامی رفاہ پارٹی کی جیت تھی۔ اگرچہ وہ پارٹی کٹر مذہبی پارٹی نہیں بلکہ مسلم لیگ طرز کی سیاسی پارٹی ہے۔ بہرکیف جو بھی ہو ترکی عوام کا رجحان اب دوبارہ اسلام کی طرف بڑھ رہا ہے۔ لیکن ترکی کا سیکولر ازم جن انتہاؤں کو چھو رہا ہے اس سیٹ اپ میں رفاہ پارٹی وہاں کے سیکولر مغربی ماحول میں ایک بڑی غنیمت ہے۔ لیکن زیادہ تشویش ناک کردار ترک افواج اور ملک کے بیشتر دانشور طبقے کا ہے جن کا موقف یہ ہے کہ آئین

پچھلے دنوں ترکی کے صدر سلیمان ڈیمرل کا یہ حکم نامہ اخبارات کی زینت بنا جس میں اس عورت کو جو کہ ترکی کی رکن پارلیمنٹ تھی اس کی نہ صرف رکنیت پارلیمنٹ ختم کی بلکہ اس کی شہریت بھی ختم کر دی اور اس کا جرم یہ ہے کہ وہ دوران اجلاس اسلام کے مطابق سر پہ سکارف اوڑھتی تھی۔ اگرچہ صدر نے بہانہ امریکی شہریت کا کیا ہے لیکن پس منظر میں یہی کچھ دکھائی دیتا ہے۔ صدر کے اس حکم نامے کو پڑھ کر میرا ذہن اس عہد زریں کی طرف لوٹ گیا جب ترکی پوری دنیا کے مسلمانوں کی عزت و آبرو کا نگہبان تھا۔ وہاں کا خلیفہ عالم اسلام کا محافظ سمجھا جاتا تھا پھر میری نگاہ تاریخ کے ان پھٹے پرانے اوراق پر جا اٹکی جب سلطان محمد فاتح ترکی سے نکل کر قسطنطنیہ کو فتح کر رہا تھا۔ ایک طرف میری نظر میں ترکی کی موجودہ فوج تھی جو کہ مصطفی کمال کی تربیت یافتہ ہونے کی وجہ سے اسلام کی حفاظت تو کجا مذہب اسلام کے نام سے ہی نفرت کرتی ہے تو دوسری جانب اسی ترکی کی وہ عظیم الشان فوج جو کہ اہل [illegible]' روم اور یورپ کے متحدہ لشکر کو شکست [illegible] نظر آتی ہے۔ کبھی سلطان بایزید یلدرم [illegible] معرکہ یاد آ جاتا ہے۔ جب یورپ نے اسلام کے اس سیل رواں سے یورپ کو بچانے کی پوری جدوجہد کی۔ پورا یورپ ہر قسم کے جنگی ساز و سامان' لاکھوں نائٹوں اور جنگجوؤں لو لے کر ترکی کے خلاف آیا تو پھر ترکی کے بے سرو سامان مجاہدوں نے اس متحدہ لشکر کو شکست فاش دی۔ بعد میں جب یورپ کے پچیس کے قریب شہزادے اور سردار قیدیوں کی صورت میں سلطان کے سامنے لائے گئے تو سلطان نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: "عیسائی سردارو اور شہزادو! میں تم کو رہا کرتا ہوں اور یہ وعدہ نہیں لیتا کہ میرے خلاف جنگ نہ کرنا بلکہ تم کو تاکید کرتا ہوں کہ پہلے سے زیادہ تیاری کرنا جتنی قوت ہو سکے جمع کرنا اب تم کو یہاں آنے کی زحمت نہیں کرنا پڑے گی میں عنقریب یورپ کو فتح کرنے کے لئے پہنچ رہا ہوں۔"

امریکہ اور یورپ جانتے ہیں کہ ترکی میں اسلامی بیداری کے اثرات سے لندن اور واشنگٹن بھی محفوظ نہ رہ سکیں گے

قارئین! حقیقت حال یہ ہے کہ یہود و نصاری نے ترکی سے اپنی تمام ہزیمتوں کا بدلہ لیا اور مصطفی کمال (جو کہ درحقیقت انگریز کا پروردہ ایجنٹ تھا) کو اس استعمال کیا اور ترکی کی افواج میں سیکولر ازم کو رائج کیا۔ افواج ترکیہ کی مذہبی حمیت کو ختم کیا۔ پردہ کی پابندی کو ختم کیا۔ عربی رسم الخط کو ختم کرکے رومن رسم الخط رائج کیا اور اپنی سی پوری کوشش کی کہ ترکی ایک یورپی ملک کے طور پر ابھرے مگر اہل یورپ بھی یہود و نصاری ہیں۔ جن کا شروع سے ہی وطیرہ رہا ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو اسلام کی شاندار روایات سے دلبرداشتہ کیا جائے۔ مسلمان جتنے بھی ماڈرن بنیں یہود و نصاری کی جتنی بھی مشابہت اختیار کریں وہ کبھی بھی ان کو تسلیم نہیں کریں گے۔ جب تک کہ وہ اپنا نام مسلمان بھی تبدیل نہیں کر لیتے۔ اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

و لن ترضی عنک الیهود و لا النصاری حتی تتبع ملتهم

ترجمہ:۔ یہود و نصاری تم پر کبھی بھی راضی نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ تم یہودیت یا عیسائیت اختیار کر لو۔

ترکی کی موجودہ حالت کو دیکھا جائے تو وہاں کے عام مسلمان عظمت رفتہ کی طرف پلٹ رہے ہیں اور اسلام کی غیرت و حمیت ان میں پھر بیدار ہو رہی ہے۔ جیسا کہ پچھلے عام انتخابات میں اسلامی رفاہ پارٹی کی جیت تھی۔ اگرچہ وہ پارٹی کٹر مذہبی پارٹی نہیں بلکہ مسلم لیگ طرز کی سیاسی پارٹی ہے۔ بہرکیف جو بھی ہو ترکی عوام کا رجحان اب دوبارہ اسلام کی طرف بڑھ رہا ہے۔ لیکن ترکی کا سیکولر ازم جن انتہاؤں کو چھو رہا ہے اس سیٹ اپ میں رفاہ پارٹی وہاں کے سیکولر مغربی ماحول میں ایک بڑی غنیمت ہے۔ لیکن زیادہ تشویش ناک کردار ترک افواج اور ملک کے بیشتر دانشور طبقے کا ہے جن کا موقف یہ ہے کہ آئین کے مطابق سیکولر ازم کا تحفظ ان کے فرائض میں شامل ہے۔ اس کی ہر قیمت پر حفاظت کی جائے گی۔ اس کے لئے کبھی فوج سے اسلام پسند افسروں کو باہر نکالا جاتا ہے اور کبھی سکارف پر پابندی' مذہبی مدارس کا خاتمہ اور کبھی اسرائیل کے ساتھ مشترکہ فوجی مشقیں کی جاتی ہیں۔ پچھلے سال رفاہ پارٹی کی حکومت کا خاتمہ بھی انہی اقدامات میں شامل ہے۔

ان تمام اقدامات کا ایک ہی نتیجہ نکلا کہ ترکی عالم اسلام سے کٹ گیا اور بدبختی کی بات یہ ہے کہ ان تمام اقدامات کے باوجود یورپ اب بھی ترکی کو اپنا حصہ ماننے سے گریزاں ہے گویا اس کی حالت بقول شاعر یہ ہو گئی کہ:

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے ہم
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

ایک دردمند مسلمان یہ سوچ سکتا ہے کہ یورپ کے مرد بیمار ترکی کے دانشور کیا چاہتے ہیں۔ فوج کس قسم کا رول ادا کرنا چاہتی ہے۔ کیا ترکی کی فوج وہ فوج ہے جس کے رگ و پے میں اسلامی حمیت تھی' جس کی پہچان اسلام دوستی تھی' یہ وہی فوج ہے کہ جس کے مجاہدوں نے یورپ کے چھکے چھڑا دیئے تھے۔ وہ ترکی مجاہد کہ جس کی دسترس میں اگر ایک طرف عراق و ایران تھا تو دوسری طرف اسی بے سروسامان مجاہد کی

ہیبت سے اٹلی اور روم کے محفوظ قلعوں میں بیٹھا ہوا پاپائے روم بھی لرزاں و ترساں تھا۔
ایک طرف میری نظر موجودہ ترک فوج پر جاتی ہے کہ جس کو لادینی اور سیکولر طرز زندگی قبول ہے، موسیقی، رقص و سرور کے ٹھکانوں پر، شراب خانوں میں، ٹی وی پر، پریس میں ہیجان انگیز تصویریں چھاپنا تو گوارہ ہے۔ گویا یہاں ننگا ہونے پر تو حکومت کو کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر سرکاری اداروں میں ایک عورت سر پر دوپٹہ لے لے تو یہ غیر قانونی ہے۔ غیر اہمیت کے حامل مذہبی مدارس قبول نہیں، عربی رسم الخط سے دشمنی۔

میں نہایت احترام کے ساتھ ترک صدر اور سربراہ فوج سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ تم کو مصطفیٰ کمال کے آئین کی حفاظت کا تو بڑا خیال ہے لیکن حوض کوثر پر محمد ﷺ نے اپنے آئین کے بارے سوال کر لیا تو کیا جواب دو گے؟ تم اس آئین کی پاسداری کا تو بڑا دم بھرتے ہو لیکن آئین خداوندی سے وفاداری کہاں گئی؟ اپنی دوغلی پالیسی کو چھوڑ دو صاف صاف یہودیت یا نصرانیت کو اختیار کر لو۔ مذہب کے معاملے میں موجودہ حکومت کا رویہ کس قدر غیر عادلانہ، غیر منصفانہ ہے اس کا اندازہ ترکی صدر سلیمان ڈیمرل کے اس بیان کی طرف جاتا ہے۔ جو انہوں نے چند سال پہلے سربراہی کانفرس کے موقع پر اسلام آباد میں دیا تھا۔ "ہم اپنی مملکت کے سیکولر مقاصد اور اہداف کی حفاظت کریں گے۔ سکارف پہننا ہمارے ہاں اسلامی اور انسانی حقوق کا مسئلہ نہیں ہے۔"

ایک طرف ترکی کا سربراہ یہ بیانات دیتا ہے تو دوسری جانب تاریخ کے اوراق مجھے ترکی کے ایک اور سربراہ کا عکس دکھاتے ہیں جس نے یورپ کو فتح کرنے کا ارادہ کیا تو پہلے یہ فیصلہ کیا کہ میرے ملک کے یہود و نصاریٰ یا تو اسلام قبول کر لیں یا پھر ترکی سے نکل جائیں۔ وہ خلیفہ سلطان سلیم تھا۔

جی ہاں یہی وہ خلیفہ تھا کہ جس نے ترکی کے تمام گرجوں کو گرانے کا حکم دیا اور بعد میں علماء کی سفارش سے یہ ارادہ ملتوی کیا۔

کیا ترک فوج وہ فوج ہے جس کی پہچان اسلام دوستی تھی جس کے بے سروسامان مجاہد کی ہیبت سے اٹلی اور روم کے قلعوں میں بیٹھا پاپائے روم بھی لرزاں تھا

ترک حکومت چاہتی کیا ہے؟ جناب سلیمان ڈیمرل صاحب! کیا آپ سلطان بایزید یلدرم کی شجاعتوں کے وارث ہیں؟ کیا سلطان سلیم اور سلطان فاتح کی روایات کے علمبردار ہو۔ سوچو تو سہی کیا یہ ترکی وہی ترکی ہے کہ ۶۰ ہزار مساجد جس کی پہچان تھی۔ یہاں کی مسجدوں سے بلند ہونے والی اللہ اکبر کی صدائیں مشرق و مغرب کے مسلمانوں کے حوصلے کو بڑھا دیتی تھیں۔ کیا سلطان محمد فاتح تمہارے آباء میں سے تھا کہ جس کی فوج یورپ کے دل بوسنیا تک جا پہنچی تھی اور جس کے اثرات آج بھی بوسنیا اور کوسووا میں محسوس کئے جا سکتے ہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ۔

تمہیں آباء سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی

اصل مسئلہ یہ ہے کہ ترک فوج کی دینی حمیت کو اجاگر کیا جائے۔ اسلام ہم کو سیکولر ازم کا سبق نہیں دیتا۔ امریکہ و برطانیہ بھی اس چیز کو جانتے ہیں کہ اگر اسلامی بیداری کی تحریک ترکی میں زور پکڑ گئی تو اس کے اثرات صرف انقرہ اور استنبول تک ہی محدود نہ رہیں گے بلکہ لندن اور واشنگٹن بھی اسلام کے سیل رواں کی ابھرتی ہوئی موجوں کے آگے بند نہ باندھ سکیں گے۔ اسی لئے یورپی استعمار اپنی تمام قوتوں اور سازشوں کے ذریعے ترک قوم کو مزید سیکولر ازم کی خواب آور گولیاں کھلا کر سلانا چاہتا ہے۔ اس مقصد کے لئے جمہوریت کا عالمی ٹھیکیدار امریکہ ترکی میں اسلام پسندوں کی حکومت کو ختم کر کے مارشل لاء کی حمایت کرنے کو بھی تیار ہے اور اس کو معمولی اسلامی تہذیب پر عمل کرنا تو بنیاد پرستی نظر آتا ہے۔ لیکن ایک فرد کے مذہبی معاملات میں دخل اندازی، آزادی رائے کے اظہار پر پابندی اور دینی احکامات پر عمل سے روکنے میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی۔

اب ترکی کی صورت حال یہ ہے کہ وہاں اسلام دوبارہ اپنی مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ عوام الناس دوبارہ اس عظمت رفتہ کو حاصل کرنا چاہتے ہیں جو ترک قوم کا شعار رہی تھی۔ لیکن یہ اتنا آسان مسئلہ نہیں ہے۔ اس کے لئے توپوں کی گھن گرج، ٹینکوں کی یلغار کا سامنا اور جیل کی سلاخوں کو چومنا پڑے گا۔ ترک قوم نے جس طرح اپنے اللہ سے بغاوت کی ہے۔ اس کے احکامات کی خلاف ورزی اور شعائر کی بے حرمتی کی ہے۔ اس کا خمیازہ اس کو ضرور بھگتنا پڑے گا۔

دوسرے اسلامی سربراہوں کا بھی یہ فرض بنتا ہے خصوصاً اسلامی سربراہی کانفرنس، رابطہ عالم اسلامی، عرب لیگ اور دوسری اسلامی تنظیموں کو چاہئے کہ وہ ترکی حکومت پر دباؤ ڈالیں اور اس کے خلاف اسلام اقدامات پر شدید احتجاج کریں۔

حقیقت یہ ہے کہ ترک اپنی شناخت اور تشخص کو کھو چکے ہیں۔ ایشیائی کہلانا ان کو پسند نہیں ہے اور یورپ ان کو قبول کرنے کو تیار نہیں ہے۔

ترک حکومت اگر معمولی معمولی باتوں کا نوٹس لیتی ہے تو اس کے پس منظر میں چند

مقاصد کار فرما ہیں۔ جن میں اولاً تو ترکی حکومت کی وہ درخواست ہے جو کہ اس نے یورپی یونین میں شامل ہونے کے لئے دائر کی ہے۔ اس کے لئے وہ ہر اس اقدام کی مخالفت کرتا ہے جو کہ سیکولر ازم کو دھچکا پہنچائے۔ سکارف پہننے کا مسئلہ ہو یا مذہبی مدارس پر پابندی' یہ سارے اقدامات اس خطرے کو روکنے کے لئے ہیں۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ ترکی نے عالمی بینکوں سے قرض کے حصول کے لئے درخواست دائر کر رکھی ہے۔ عالمی بینک جس ملک کو قرض دیتے ہیں اس سے اپنی شرائط بھی منواتے ہیں اور اس ملک کی سیاست پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے ترکی حکومت چاہتی ہے کہ فی الحال اسلام پسندوں کو پیچھے دھکیل دیا جائے۔ لیکن ابھی تک ان میں سے کوئی مقصد حاصل نہ ہو سکا۔ گویا۔

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا

رکن پارلیمنٹ کا دوپٹہ اوڑھنا اسلامی تشخص کی بحالی کے لئے بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہو گا

اس سے نہ تو ترکی یورپی یونین کی رکنیت حاصل کر سکا اور نہ قرضہ بلکہ نتیجہ یہ ہوا کہ عالم اسلام سے بالکل کٹ کر رہ گیا۔ عرب ممالک ترکی کی اسرائیل دوستی کی وجہ سے خائف ہیں اور دوسرے اسلامی ممالک سے ترکی رابطہ نہیں رکھ رہا۔

میرا تو اس پر یقین ہے کہ ترکی اب اس موڑ پر آ پہنچا ہے جب یہاں کے باشندوں کو اس بات کا فیصلہ کرنا ہے کہ اس دنیا میں ان کی پہچان کیا ہے۔ کیا وہ ایک خالص اسلامی ملک ہے یا کہ یورپ کا نمک خوار غلام' یہاں ترکی کو اپنے تشخص اظہار کے لئے چند جرأتمندانہ [illegible]

گے۔ جن میں خلاف اسلام اقدامات کو روکنا اپنے قبلہ یورپ کو تبدیل کرکے اسلامی ملکوں سے رابطہ استوار کرنا' سیکولر ازم کو اپنے ملک سے دیس نکالا دینا' اس لئے کہ سیکولر آئین کا تحفظ اتنا ضروری نہیں جتنا کہ آئین کلمہ طیبہ سے وفاداری ضروری ہے۔

جس طرح بیسیویں صدی ترکی میں مصطفیٰ کمال کے سیکولر ازم کا نقطہ آغاز تھا۔ اہل ترکی کا اسلام کی طرف پلٹ آنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اکیسویں صدی میں ترکی میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہو جائے گا۔

میں اس رکن پارلیمنٹ محترمہ "مروکاواکی" کی عظمت کو سلام کرتا ہوں۔ جس نے ہر قسم کے دباؤ کو نظر انداز کر دیا اور اسلامی روایات پر عمل کیا۔ ان شاء اللہ ! محترمہ کا یہ اقدام ترکی میں اسلامی تشخص کی بحالی میں بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہو گا۔

قارئین ! حقیقت یہ ہے کہ مسلمان اگر اس دنیا میں عزت و وقار سے جینا چاہتے ہیں تو ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ کے نظام اور اسلامی تہذیب و تمدن کو اپنایا جائے۔

ترقی اور کامیابی کا راز

آپ کی ترقی اور کامیابی کا انحصار ان باتوں پر ہے۔

☆ خود عمل کریں اور دوسروں کو بھی تلقین کریں
☆ ہمیشہ خدا سے تعلق رکھیں اور دعائیں کرتے رہیں
☆ اپنے وعدہ کا احترام کریں۔
☆ کبھی بھی محنت سے جی نہ چرائیں۔
☆ کسی کام کو ادھورا نہ چھوڑیں۔
☆ کبھی یہ عذر نہ پیش کریں کہ میں بھول گیا۔
☆ اپنی اور دوسروں کی ہر غلطی سے سبق حاصل کریں۔
☆ کبھی کسی سے شکایت نہ کریں اور جلدبازی سے کام نہ لیں۔
☆ ہمیشہ یہ سمجھیں کہ دنیا میں ابھی بہت سی باتیں سیکھنے والی ہیں۔
☆ مایوسی اور ناکامی کو پاس نہ آنے دیں۔
☆ جس کام کے کرنے کا عزم کریں پھر خدا پر توکل کرتے ہوئے محنت کریں۔ ضرور کامیاب ہوں گے۔

تبلیغی اشتہارات مفت حاصل کریں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مندرجہ ذیل تبلیغی اشتہارات زیر تقسیم ہیں

۱۔ فاتحہ خلف الامام ۲۔ رفع الیدین کا ثبوت ۳۔ آمین بالجہر کا ثبوت
۴۔ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے اور پاؤں سے پاؤں ملانے کا ثبوت
۵۔ اہمیت نماز ۶۔ اوقات نماز کی دائمی جنتری
۷۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کرنے پر قادر ہے؟ ایک سوال کی دس شکلیں

خواہشمند حضرات اس شرط پر کہ فریم کروا کر مساجد و دیگر مناسب مقامات پر آویزاں کریں گے۔ صرف بارہ روپے کے ڈاک ٹکٹ برائے ڈاک خرچہ بھیج کر طلب فرمائیں۔

محمد یسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ الاسلام جام پور ضلع راجن پور